بسم اللہ الرحمن الرحیم
والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳ - دسمبر ۱۹۰۵ء - ۱ - کَثُرَت فِتْنَۃٌ
۱۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء - ۱ - جَاءَ وَقْتُکَ - وَنُبْقِی لَکَ الآیَاتِ بَاھِرَاتٍ
۲ - قَرُبَ وَقْتُکَ وَنُبْقِی لَکَ الآیَاتِ بَیِّنَاتٍ

ترجمہ - ۱ - فتنہ بڑا ہو گیا -
۱ - تیرا وقت آگیا - اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے
۲ - تیرا وقت قریب آگیا - اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے -

فرمایا - ان الہامات میں الفاظ باہرات بیّنات صفت کے طور پر ہیں ... حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہیں گے - یہ خدا تعالیٰ کے لطف عنایات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے - اور اس میں بڑی خوشی ہے - اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہیں - کہ تم تردد نہ کرو - اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دیں گے - ہم نہیں کہہ سکتے - کہ وہ باہرات اور بیّنات کیا ہیں - مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی - اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کریگا - جن سے بہت تبدیلی ہوگی - اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا -

ایک پرانا الہام حضرت صاحب نے دوبارہ سنایا اور وہ اس طرح سے ہے -
بہت سے حادثات اور عجائب کا موں کے بعد تیرا حادثہ ہو گا -

القول الطیب

۱۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء - دو آدمیوں نے بیعت کی - ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں - فرمایا وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں - اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے - مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے - اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں - پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں - وہ بھی انہیں میں شامل ہیں - ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں - جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے -

قادیان میں سکھا شاہی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی - درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں - اس لئے اکثر نا عاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہیں - آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھے جاتے ہیں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہیں اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں - قادیان کے سکھوں کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہو گئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کسیاں اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کسیوں کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں - انہیں جب ضرورت ہوتی ہے وہ ہم کو چھین لے جاتے ہیں - اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہو چکی - زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم میں نہیں رہی - اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ دار حکام کو سنائیں گے - اور اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے -

اب تازہ واقعہ ۱۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء کی صبح کا ہے - کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوہ کر کے آ پڑا - اور اس غریب کو سخت مارا - وہ کسی طرح ان کے قبضہ سے نکل کر بھاگا - اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان میں گھس کر پناہ لی - تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہنچے - دروازے کو توڑنے کی کوشش کی - اور سخت گالیاں دے رہے تھے کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا - کوئی کچھ - بڑی تشویش ہوئی - آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی - وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہنچے - اور انہوں نے اگر نہایت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش میں ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے - کہ بس مار دو خون بہا دو - اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی جس پر منشی سنہری خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تفتیش کے لئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انھوں نے نہایت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ ان کی عادت میں ہے - موقعہ واردات کو دیکھا - اور سب کے بیانات لئے اور ۱۶ اکس کو ملزم قرار دیکر واسطے تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرنے کے واسطے مقرر کی - یہ تو معمولی بات ہے

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے - اور مجھے معلوم ہوا ہے - کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں - جنکی بابت غالباً بعض لوگ گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد لے سکیں گے کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا - جس کے متعلق مقامی ذمہ دار حکام یقیناً بے خبر نہ ہونگے - قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملے کر چکے ہیں - ایسی سکھا شاہی سرکار انگریزی کے راج میں سخت اندھیر ہے - اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا - تو ہماری جان - مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے - اور اس امر میں ایڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہتا ہے - خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے - جس کے لئے میں اپنے ضلع کے ذمہ دار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں - جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے - اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں - اور اس کی تہ میں جو امر ہے - اس کا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاوے گا -

خدا کی تازہ وحی

۱۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء - قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا یُرْضِیْکَ - رَحْمَۃً مِنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَقْضِیًّا - قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْن
۲ - اَمْرَتٌ نَافِذًا

ترجمہ - کہا تیرے رب نے - تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائے گا - یہ رحمت ہے ہماری طرف سے - اور یہی ابتداء سے مقدر اور فیصلہ شدہ امر ہے - قریب ہے وہ شے جس کا تم وعدہ دئے گئے ہو -
میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے - یعنی اٹل ہے -

قیمت پیشگی

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے اخبار کو جاری رکھنا ایک بڑے سرمایہ کو چاہتا ہے - جو بدر کو ابھی سردست میسر نہیں - اس واسطے خریداروں کی خدمت میں التماس ہے - کہ جب تک اخبار اپنے فنڈ سے چلنے کے قابل نہیں ہوتا سب صاحبان قیمت پیشگی سے اس کی امداد کیا کریں - اگر یہ قاعدہ عام نہ کیا جائے - تب تو سہولت کے ساتھ اخبار کے باقاعدہ چلنے کے سامان مہیا ہو سکتے ہیں - مگر بہت مشکل پیش آتی ہے لہذا ۱۹۰۶ء کی قیمتیں وصول کرنے کیواسطے آئندہ سال کا پہلا یا دوسرا پرچہ سب صاحبان کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا - امید ہے کہ وصول کر کے مشکور فرمائیں گے

پردہ

مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد ضلع جہلم نے تحریر فرمایا ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب سے سوال مندرجہ ذیل کا جواب دریافت کر کے بذریعہ اخبار بدر شائع کیا جائے۔ تاکہ دیگر ناظرین اخبار بدر کو بھی فائدہ پہنچ جائے۔ لہٰذا اس کا جواب بعد ملاحظہ حسب الحکم جناب حضرت مولوی نورالدین صاحب شائع کیا جاتا ہے۔

سوال۔ قرآن شریف اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے کن اشخاص سے عورت کو پردہ کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اگرچہ پردہ پر رسالہ میگزین میں ایک بڑا وسیع مضمون لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے زیادہ قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ لمبے مضامین پر زیادہ غور نہیں کرتے اور نہ ہی پڑھتے ہیں اور مختصر تحریر کو شوق سے پڑھ جاتے ہیں۔ وہ میرے مولوی صاحب موصوف کی درخواست کو بغیر منظور کئے فائل کر دینا مناسب نہیں جانا۔ اس واسطے مختصر سا جواب دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر انسان اس سے فائدہ اٹھائے

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اشخاص سے عورت کو پردہ نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور اس کے سوا سب سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خاوند۔ اپنا باپ۔ خاوند کا باپ۔ اپنا بیٹا۔ خاوند کا بیٹا۔ بعض عورتیں بیاہی جاتیں۔ تو ان سے پہلے بھی اس مرد کی شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس خاوند کا پہلی بیوی سے بیٹا ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی پردہ کرانا جائز نہیں۔ یہ خاوند کا بیٹا کہلائیگا اور جو لڑکا ان دونوں میاں بیوی سے ہو۔ یا اُس عورت کا پہلے بھی کہیں نکاح ہوا تھا۔ اور اب دوسری بار ہوا ہے۔ اور پہلے خاوند سے کا اس کا بیٹا ہے۔ تو وہ اس عورت کا بیٹا کہلائے گا۔ اس سے بھی پردہ کا حکم نہیں۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ بھانجا۔ صرف اپنے رنگ اور طرز کی عورتوں سے۔ غلاموں سے۔ ایسے خدمتگار مردوں سے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے۔ مثلاً بہت بڈھا یا مخنث مرد۔ ایسے لڑکے جو نابالغ ہیں۔ ان کے سوا سب سے پردہ کرنا کرانا ضروری ہے۔ یا مختصر الفاظ میں یہ گُر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن سے نکاح جائز ہے ان سے پردہ کرانا بھی جائز ہے۔ یہ تو قرآن شریف کا حکم ہے اور حدیث میں یوں حکم ہے۔ کہ ایک روز ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھی تھیں۔ کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم جو کہ نابینا تھے۔ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو بیویوں کو فرمایا۔ کہ تم پردہ میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حرج ہے۔ نہ وہ دیکھتا ہے۔ نہ معلوم کر سکتا ہے کہ کون بیٹھی ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ کہ وہ تو نہیں دیکھتا۔ پر تم تو ضرور اسے دیکھتی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نابینا شخص سے بھی پردہ کرانا ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح سے مرد کو خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ غض بصر کرے۔ ایسے ہی عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

بعض لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ بسا اوقات ایک غیر مرد کو کسی غیر عورت سے کسی وجہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونوں آپس میں دینی یا دنیاوی بھائی بہن یا ماں بیٹا بن جاتے ہیں جس کے باعث ان کے درمیان سے پردہ بالکل اٹھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے دل سے ہی فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہمیں اب پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے جن اشخاص کو پردہ کے حکم سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ان میں یہ نہیں ہے دوسری یہ بھی پختہ دلیل ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں مومنوں کی مائیں تھیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی روحانی ماں نہیں ہو سکتی۔ پس جس صورت میں کہ وہ بھی تمام مومنوں سے پردہ کیا کرتی تھیں۔ تو دوسرے کسی کو کیا مجال ہے کہ وہ اس کے سوا کوئی اور راہ تلاش کرے۔

عام طور پر یہ رسم ہی پھیل گئی ہوئی ہے کہ بعض بڑے بڑے پابند پردہ اور شریف خاندانوں کے گھروں میں بھی غیر عورتیں بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے چلی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات بڑی مصیبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ قرآن شریف میں عام عورتیں نہیں بیان ہوا۔ بلکہ نسائهن آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ اپنے ہی رنگ کی عورتیں۔ پس غیر عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق مولوی نورالدین صاحب ایک اپنی کہانی سنایا کرتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب نے فائدہ رسانی کی غرض سے اکثر دفعہ بیان فرمایا ہے۔ اور نیز چونکہ اس سے بھی ایک سبق ملتا ہے۔ اس واسطے میں بھی اس کو لوگوں کی عبرت اور فائدہ رسانی کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جن دنوں والدہ عبدالحی سے میری شادی ہوئی تو انہی دنوں میرے ایک دوست نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ میری بیوی آپ کے گھر میں آپ کی بیوی کو ملنے کے لئے جانا چاہتی ہے۔ چونکہ میرا وہ دوست تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی۔ جب وہ میری بیوی کے پاس گئی۔ تو میری بیوی کو دیکھ کر اس نے اپنے منہ سے تاسف کے کلمات نکالے اور بہت رنج ظاہر کیا۔ کہ اے بی بی تیرے ماں باپ نے تم پر بہت ہی ظلم کیا ہے۔ جو تجھے تیرے باوا کی عمر کے مرد کے ساتھ بیاہ دیا۔ تجھے خوشی کیا ہوتی ہوگی۔ بلکہ تو تو اسے دیکھ کر دل میں آہیں بھرتی ہوگی۔ دیکھ میں نے جہاں اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ وہ لڑکا اس کا ہم عمر۔ نوجوان۔ بڑا خوبصورت ہے۔ اور ہر وقت وہ بہت کھیلتے رہتے ہیں۔ اور خوشی میں زندگی بسر ہوتی ہے۔ جب اس نے یہ باتیں کہیں۔ تو میری بیوی نے مجھے فوراً بلا کر کہا۔ کہ آپ ایسی عورتوں کو اندر میرے پاس بھیجتے ہیں جو ایسی باتیں مجھے کہتی ہیں۔ وہ عورت تو اسی وقت چلی گئی اور میں قدرت کے تماشہ کا منتظر رہا۔ کہ دیکھئے۔ وہ پاک ہستی کیا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ میری تحقیر کر گئی۔ اور اپنے داماد پر بہت اترائی تھی۔ خدا کی قدرت تھوڑے عرصہ کے بعد اس کا وہ داماد جس کو اس نے موٹا تازہ چن کر اور نوجوان خیال کر کے لڑکی دی تھی۔ بعارضہ دق مر گیا۔ اور میں محض خدا کے فضل اور اس کی حفاظت سے اب تک آپ لوگوں میں زندہ موجود ہوں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ اپنے گھروں میں غیر عورت کو بغیر دریافت کئے نہیں دینا چاہیئے۔

بعض گھروں میں یہ بھی دستور دیکھا گیا ہے۔ کہ ان میں جو غیر بچے مثلاً خدمتگار وغیرہ عالم نابالغی میں کام کرتے ہیں۔ اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو اس خیال سے کہ وہ انہی گھروں میں پلے ہیں۔ اندر آنے سے یا کم از کم اطلاع کر کے اندر آنے سے روکا نہیں جاتا۔ یہ بھی نقصان دہ رسم ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث کی رو سے غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ان غیر لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم ہے۔ جنکو عورتوں کی خواہش نہ ہو۔ یا وہ بچے جو ابھی نابالغ ہوں۔ جب وہ بالغ ہو جائیں۔ تو فوراً ان سے پردہ کرانا چاہیئے۔ یہ ہے پردہ کا حکم۔ اب میں مختصر طور پر بعض لوگوں کی آگاہی کے لئے یہ لکھتا ہوں۔ کہ پردہ کہتے کس کو ہیں یعنی شرع میں پردہ کے حدود کیا ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ جیسا کہ آج کل بعض نادان مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ عورت کو چار دیواری سے باہر ہوا نہ لگے۔ اور اس بیچاری کا جنازہ ہی اگر باہر نکلے تو نکلے۔ خواہ وہ بیچاری یا نہی کراہ کر جان دیدے مگر وہ قدم باہر کہیں رکھنے نہ پائے۔ اور بعض کم عقل جو انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک آزادی دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کہ عورتیں بے شک عیسائی عورتوں کی طرح کھلم کھلا باہر سیر کرتی پھریں۔ کوئی حرج نہیں۔ اور یہی طریقہ ان کی تعلیم۔ عقل اور فہم بڑھنے کا ہے۔ یہ دونو گروہ بڑی غلطی پر ہیں اور اس راہ کو چھوڑ کر جو صراط مستقیم ہے۔ اور جس پر چلنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے اور نیز درمیانی روش کو ترک کر کے افراط اور تفریط میں جا پڑے۔ اور یہ بے شک ہلاکت کی راہ ہے۔ کامیابی کی وہی راہ ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے بتائی۔ پس قرآن شریف میں جو پردہ خدا وند کریم نے فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو مومن کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ بات ہے۔ بے شک خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے دوسری طرف مومن عورتوں کو یہ حکم ہے۔ کہ اپنی آنکھوں کو تم بھی نیچا رکھ کر چلا کرو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ ہاں جو خواہ مخواہ ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنی سینوں پر اپنی اوڑھنی لے لیا کرو۔

پس قرآن شریف میں جو پردہ کا حکم ہے۔ وہ صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اول تو مرد اور عورت دونوں اپنی آنکھوں کو نیچا کر کے چلا کریں۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ کہ اگر انہوں کو

نیچا کر کے چلا جائے۔ تو پاس سے گذرنے والے کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ کون پاس سے گذرا ہے۔ اور یہی کافی پردہ ہے۔ اپنے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو ایسا غض بصر ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک شخص بالکل سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور سادر بھی پاس آدمی ہوں۔ تو ان کو اتنا ہی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ شخص یہاں ہے کہ نہ۔ اور آپ اس کو بلانے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ ادھر تو آنکھوں کو قابو میں رکھنا۔ اور دوسری طرف شرم گاہوں کی حفاظت۔ پھر خداوند کریم نے ذرا اور وسعت دی ہے۔ کہ اپنی زینت کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اعضاء کہ کام کاج کرتے وقت ننگے ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب عورت کام کاج کرتی ہو۔ تو اور بدن کو تو وہ چھپا سکتی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا منہ سے نچلا حصہ نہیں چھپا سکتی۔ ورنہ بہت بڑی دقت پڑتی ہے۔ کیونکہ امراء کی عورتیں تو کام کاج سے فارغ رہتی ہیں۔ اور غرباء عورتیں بیچاری خود کام کرتی ہیں۔ تو اس صورۃ میں تو ان کے واسطے بصورت دیگر بڑی لاچاری ہے۔ اور باہر نکلتے وقت خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ اپنے دوپٹہ کو اس طرح سے اوڑھے کہ چھاتی بھی ڈھکی رہے۔ اور چہرہ بھی۔ یعنی ۔ ۔ لمبی مار کر گھونگٹ نکال لے۔ یہ خاصہ پردہ ہو جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا عملدرآمد رہا ہے۔ چنانچہ شرفاء پردہ دار اور دوسری عورتوں میں یہی تمیز تھی۔ کہ جب پردہ دار عورتوں کو باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ اسی پردہ کے ساتھ باہر نکلا کرتیں یعنی اوڑھنی اوڑھ لیتی تھیں۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں کنوؤں سے پانی کے مٹکے بھر لایا کرتی تھیں۔ آپ کے وقت ایک لڑکی کا بیاہ ہوا اس لڑکی نے خود ہی ساری برات کے لئے کھانا پکایا۔ خود ہی ہاتھ دھلائے۔ اور ہر طرح کی مہمان نوازی کی۔ خود ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی کا اپنا بیاہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنی ایک بیوی کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک اصحابی ملا۔ آپ نے اس خیال سے کہ مبادا یہ نہ سمجھے۔ کہ کوئی غیر عورت ہے اپنی بیوی کا سر پکڑا اور چہرہ اس کے سامنے کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم آپ کی نسبت کوئی بے جا خیال ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں آپس میں دوڑے۔ غالباً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اس کی خاطر پیچھے رہ گئے۔ اور دوسری مرتبہ دوڑ کر آگے بڑھ گئے اور فرمایا۔ تلک بتلک یعنی باری اتر گئی پس کیسے ہی پاک انسان وہ تھے۔ اور نیک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت و بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

احباب سے التجا ہے۔ کہ وہ میری بیوی اور لڑکی کے لئے جو بیمار ہیں۔ خدا کے حضور دعا صحت فرمائیں۔ وما اسئلک

اجرا ان اجری الا علیٰ ربی۔ والسلام
محمد نصیب احمدی

سوادیشی

سوادیشی یعنی اپنے دیس کی اشیاء کا استعمال کرنا اور دوسرے دیسیوں کی اشیاء کا استعمال جائز نہ سمجھنا بلکہ آج کل کے طریق بنگالہ کے مطابق حرام جاننا۔ یہ اس لفظ کے ان دنوں عملی اور اصطلاحی معنے ہیں۔ ممکن ہے کہ کہیں کہیں کوئی کوئی مسلمان بھی اس میں شامل ہوا ہو۔ مگر عموماً اس میں بنگالہ کے ہندو اور پنجاب کے آریہ ہی زیادہ تر حصہ لے رہے ہیں۔ اس تحریک کی بناء اور جڑ ملک کی دیسی اشیاء کی محبت اور ان کے استعمال اور رواج کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ اصل محرک اس کا بنگالہ کی تقسیم ہے۔ بنگال ایک بہت بڑا صوبہ ہندوستان کا ہے جس کے حدود کو انگریزوں نے اپنے ملکی فوائد کو مدنظر رکھ کر وسیع مقرر کیا تھا۔ اور اب اسی گورنمنٹ نے اپنے دیگر مصالح کو مدنظر رکھکر اس نقشے کے دو حصے کر دئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا ایک ملکی معاملہ اپنی مصلحت کا ہے۔ بنگالیوں نے خواہ مخواہ اس میں دست اندازی کر کے اپنی دھوتیوں میں آگ لگالی اور اس کی تپش اپنے آریہ بھائیوں تک بھی پہنچا دی۔ اور ان مچھلی خوروں کی تقلید میں یہاں کی ماس خور پارٹی اور گھاس خور پارٹی بھی جوش میں آئی۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے واسطے اپنی دھوتیوں کو چست کیا۔ اور یہ تجویز سوچی۔ کہ یورپ کی اشیاء خرید کرنا چھوڑ دو۔ بس انگریز ڈر جائیں گے۔ اور تقسیم بنگالہ کی تجویز کو موقوف کر دیں گے۔ گورنمنٹ ایسی بزدل نہیں۔ کہ بنگالیوں سے دب کر اپنے ملکی مصالح کو ترک کر دے۔ اور نہ ایسی کمزور ہے۔ کہ ماشوں کی گیدڑ بھبکیوں پر کان رکھیں۔ چندروز تک سوادیشیوں کے یہ بے جا جوش فرو ہو جائیں گے۔ اور ندامت کے ساتھ سب خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ آرام سے بیٹھ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے سوادیشی کے متعلق ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کیسے ہی سطر کا لم ہو لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب ۶ روپیہ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انھیں دینا پڑیگا۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھتیس ۳۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں گئے۔ جن صاحبان کو نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے اور یہاں پرچہ ایک بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوائے جائیں تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ عنایت الٰہی دفتر کو ارسال کریں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل ہو جاویں۔ مینیجر

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرہ وغیرہ کے کام میں تجربہ رکھتا ہو سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا۔ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو۔ تو سکھایا جائے گا۔ تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار معقول ہوگی۔ درخواست بمعہ نقول سندات آنی چاہئے

المشتہر
شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد۔ سوداگران۔ وزیرآباد

ضرورت

دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ دفتر کے کام سے واقف ہو تھوڑی انگریزی بھی جانتا ہو۔ خط اچھا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

مینیجر بدر

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دکلیس وعقد و قایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی بری حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیا گر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیا گری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عمہ رہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور اپدہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور اُن کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مرتب کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۷۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۱ ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجملہ منزل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکہلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دہند جالا۔ پہولا۔ شکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ر

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈارہ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈارہ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت چلتے ہون۔ منہ مین سے بدبو آتی ہے دانت مین پس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۴ ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ اسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے فوراً ہمارے ان جوہر کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھتے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہین یہ جوہر حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد جوہر ۲ ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی کر لکھ دیتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فایل کر دئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ

بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہائیت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اختلافی اور مشکل مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان۔ علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہائیت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی ہے دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلاجلد ہے مجلد ہے۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کلاں مع تمام ترجمہ اور مضامین دوسری مین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت عہ

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۳ ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اُردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۴ ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اُردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیف (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت مع حجم مجلد ہے علاوہ محصولڈاک ۱۰ (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible] (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور نسخے کامل طور پر درج کردئے ہین۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت [illegible]

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص تشریح بہتر نہج درج ہے قیمت عہ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج نہائیت اعلیٰ کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو عورت اور بچے کو پیش آجاتی ہین یا مادان [illegible] اُٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی علامتی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** [illegible] مسیح [illegible] تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

[illegible] مطبع [illegible] مقام تراوڑی ضلع کرنال